

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِكَ يَا رَبِّ ارْتِئَاءُ عَسَلٌ يَنْجُتُكَ بَاتٌ مَا جَمَعُوا



قیمت نہ تین روپے اندرون ملک اور بیرون ملک چھ روپے
قیمت نہ تین روپے اندرون ملک اور بیرون ملک چھ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۰ | مورخہ ۷ اپریل ۱۹۳۲ء | پنجشنبہ | مطابق ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

قادیان کے شرق کی طرف نئی آبادی کی بنیاد

المستیع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی اید اللہ بصرہ نے لکھ دی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی ایدہ اللہ بصرہ العزیز کو
۵ اپریل کوچہ حرارت ہو گئی۔ حضور کو پیش کی تکلیف بھی بدستور
ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں :-

کوئی حصہ دار اپنے لئے فروری سمجھے۔ بڑی سڑک ساٹھ فٹ چوڑائی کی
اور اس سے کم ۳۰-۲۰ اور ۲۰ فٹ کی سڑکیں ہونگی۔ کوئی چھوٹے سے
چھوٹا رستہ بھی ۱۵ فٹ سے کم کا نہ ہوگا۔ تمام قطعہ کے پلاٹوں کا نقشہ
تیار ہوا ہے۔ جو امید ہے۔ بہت جلد چھپ کر حصہ دار اصحاب کو بھیجا جائیگا
اس سکیم میں شرکت کے لئے ایک حصہ کی قیمت ۲۵ روپے ماہوار
ہے۔ اور خرید حصص کے لئے ابھی موقع ہے۔ جو اصحاب اس سکیم میں شریک
ہونا چاہیں۔ وہ شرکت کے لئے مزید معلومات حاصل کرنے کی خاطر
پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی ایدہ اللہ تعالیٰ سے
ملاحظہ و کتابت کریں :-

ایک سکیم کے ماتحت جس کے متعلق الفاضل میں کئی ایک ملاحظا
شائع ہو چکے ہیں۔ قادیان کی پرانی آبادی کے شرق کی طرف
مکانات کے لئے جو قطعہ زمین تجویز ہوا ہے۔ ۲۰ اپریل بروز دو شنبہ
حضرت خلیفۃ المسیح الثالثی اید اللہ بصرہ العزیز نے اس میں اپنے مکان
کے احاطہ کے کونوں میں چابک کھنکے کے موقع پر دو عمارتیں بہت سے
اصحاب اس موقع پر موجود تھے۔ دعائے بعد حاضرین میں حضور کی طرف سے
خیر بنی تقسیم کی گئی :-
فی الحال اس قطعہ کا رقبہ ۷۵ گھنٹوں ہے۔ چھوٹے سے
چھوٹے مکان کے لئے دو کنال زمین تجویز کی گئی ہے۔ اور زیادہ جس قدر

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو تیار اور
سرور کی تکلیف رہی۔ گو اب اتفاق ہے۔ مگر صحت بہت ہے۔
آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے :-
تعلیم الاسلام مانی سکول سالانہ امتحانات کے بعد ۵ اپریل
سے کھل گیا ہے۔ مدرسہ احمدیہ بعد از امتحانات سالانہ ۱۱ اپریل
کو کھلے گا۔ احباب اپنے بچوں کو ان دونوں مدرسوں میں داخل
کرنے کے لئے جلد بھیج دیں۔ تا وہ بڑھائی میں شروع سے
شریک ہو سکیں :-

بیان جموں کشمیر کے حالات

کہ مسلمانوں کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ لیکن طاعت یہ ہے کہ باوجود اس کے مسلمانوں کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ گورنر کے عدل و انصاف اور غیر جانبدارانہ رویہ کے احترام میں قراردادیں منظور کریں

کہ بعض مسلمان کسی ایسی حرکت کو باطل ٹانوا سکتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس قسم کی تحریر یا اخبارات میں آئے۔ تو اس کی حقیقت اس سے زیادہ نہ ہوگی۔ کہ وہ بھی جبر و تشدد کا نتیجہ ہوگی

عجیب و غریب انصاف

ریاست جموں و کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ کس قسم کا عدل و انصاف روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال بھمبر سے موصول ہوئی ہے۔ محکمہ ٹری کے دو ڈوگرے ایک مسلمان سٹیپرینٹ ساکن موضع چھینکا کے دو بکرے زبردستی چھین کر لے گئے جنہیں کھپ میں لے جاتے ہوئے بہت سے لوگوں نے دیکھا۔ پیر پخت مذکور نے دادرسی کے لئے مقدمہ چلایا۔ بھمبر کی عدالت میں درخواست دی۔ تو وہ تحقیقات کے لئے ٹری کے کھپ میں گئے۔ ظاہر ہے کہ دو گروہ سپاہی ان بکروں کو اپنے پاس بھجوانت دیکھنے کیلئے لائے تھے۔ بلکہ ان کا مقدمہ انہیں کھانا تھا۔ تحقیقات کا طریق تو یہ تھا کہ گواہی لے کر معلوم کیا جاتا۔ کہ بکرے زبردستی وہاں لائے گئے ہیں یا نہیں۔ لیکن اس صحیح طریق کو چھوڑ کر مقدمہ صاف نہ کرنے کیلئے کھپ میں بکروں کی عدم موجودگی کو عدم الزکاب جرم کا کافی ثبوت سمجھ لیا۔ اور غریبیت غنیت کی اس طرح دادرسی کی گئی۔ ایک سپیشل مجسٹریٹ نے اسے تین ماہ قید سخت اور سچاس ہویہ جرمانہ کی سزا دے دی۔ اگر کوئی غیر جانبدار حاکم تحقیقات کرے تو بکرے جبراً لانے کے کئی گواہ ایسی پیش کئے جاسکتے ہیں (نارنگہ)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ بنصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے کہ وہ ہستی ہے جس کی زینت انسانیت اے اولوالعزمی سراپا استید و الاتبار اے سیاست ان یکتا۔ اے خطیب بے مثال۔ تیری تحریریں ہیں انسان کے لئے آب حیات وہ تری کوثر چکانی۔ وہ ترا زور بیان تیری ہستی زندگی ہے۔ اہل ایمان کے لئے ہے حیات انگیز تیرا ہر نفس فضل عمر فرما اے کہ تو الفت سراپا ہمدون کی واسطے تیری پاکی پر تو تیرا بان عصمت صد جو ہے تیرے دم سے آج ہے عالم کا مرجع قایان کس قدر جوش عمل بیدار ہوتا ہے وہاں کس قدر بالیدگی ہوتی ہے وان ایمان کو اس زمین پاک پر ہمدوم ملائک پر نشاں، اے کہ تیری زندگی ہے مشعل راہ ہدی آہ اتنا درد و تھک کو ہے ہمارا اے امام یہ ترے غمہائے ملت یہ تری سرشاریاں مرجبا فاروق دوراں۔ حرب ابن امیر حممت میں نازاں ہوں تجھ پر اس خدا کے پاک کی کر دے اختر کی خاطر۔ حال ایمان ہو

اے کہ جس کی زندگی ہے جلوہ روحانیت صاحب فضل عمر اے حامل عز و وقار اے امام الاولیاء۔ اے صاحب فضل و کمال تیری تقریریں ہیں ایمان کے لئے وجہ ثبات وہ ترے عرفاں کا دریا۔ یا کہ بحر سیراں، تو سراپا ہے بشارت نوح انسان کے لئے، تیری ہر ہر بات سے ہے زندگی پائندہ تر تو ہے اک عفو مجسم دشمنوں کے واسطے، تیرے جلووں سے تو یہ ظلمت کدہ پر نور ہے۔ تزکیہ پاتا ہے ہر دم نفس امّارہ جہاں کتنے فتنوں سے بچاتا ہے ہمیں دارالامان تیرے ہونے سے اہل آتی ہے وان شیطان کو، بارش انوار پر ساتا ہے وان پر آسمان تو ہے اس ظلمتگاہ میں مطلع نود و صنیاء جس سے تو بیتاب رہتا ہے ہمیشہ صبح و شام یہ تری بے تابیائیں۔ بے داریاں۔ تیرا بنیاں، حرب سالار ملت تو ہے اک آیت صریح اور نظر ہر دم ہے تجھ پر شہر لولاک مسلم کی، عجب درت العارالمین اور حفا دم قرآن ہوا

مسئلہ بارہ ماہ قید

مسلمانان علاقہ بارہ ماہ قید کے مسئلہ قاضی عبدالغنی شاہ صاحب کو گورنر کے حکم کے مطابق گرفتار کر کے شدت بڑھاکا وزیر وزارت نے ایک سال قید سخت اور چار سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی ہے۔ اس کے علاوہ ان پر بلوہ کا ایک اور مقدمہ بھی چلایا جاتا ہے جس کا جلد فیصلہ ہونے والا ہے۔ دیکھئے اس میں کیا سزا ہوتی ہے۔ چار سو روپیہ جرمانہ کی وصولی کے لئے ایک ہی دن میں تھیلدا رنے ان کی تمام جائداد جو تقریباً ساڑھے تین ہزار روپیہ مالیت کی ہے۔ قاضی صاحب کے ایک دیرینہ دشمن کے ہاتھ بیام کر دی۔ حالانکہ اس میں تین بھائی حصہ دار ہیں اب دیگر حصہ داروں نے عذر داری کی درخواست دی ہوئی ہے۔ مگر انہیں کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ قاضی صاحب موصوف کی بیوی ایک لڑکا اور تین لڑکیاں سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اول نہایت بے کسی کی حالت میں انہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے امداد کی درخواست کی ہے۔

مسلمانوں کے ہتھیار ہندوؤں کے قبضہ میں

علاقہ راجوری کی اطلاعات پایا جاتا ہے کہ جدید ایک اسلحہ کے ہتھیار مسلمانوں سے ہتھیار لئے جا رہے ہیں۔ اور اعلان عام کر دیا گیا ہے کہ جس کسی کے پاس ہتھیار

چونکہ گورنر کے تشدد سے مسلمان سخت سہمے ہوئے ہیں۔ اور اس کے حکم سے سرتانی کی صورت میں مزید ستم آرائیوں کا احتمال ہے۔ اس لئے ممکن ہے عداوت کشمیر سے آنے والی اطلاعات میں گورنر کو تازہ نگہ کی دراز دستگیر اور قیدیوں کا بے حد رونا روایا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہے۔

پایا جاسکا۔ ۱۔ ۶ ماہ قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوگی لیکن اس کا اطلاق صرف مسلمانوں پر ہے۔ ہندوؤں کو صرف یہ کہ ہتھیار جمع

ثابت ہوئے۔ اور کس طرح اسلامی سلطنت کو جس کی بنیاد بہت زیادہ
 جمہوریت پر مبنی تھی۔ برباد کرنے کے منصوبے کرتے رہے۔ مگر افسوس
 کہ ہندوستانی حکومت کی شینیری اس حقیقت کو دیکھ سکی۔ اور اس
 خطرناک غلطی کا نتیجہ ظاہر ہے۔ برطانیہ اس کا خمیازہ محبت رہا ہے
 اور اب حالت یہ ہے۔ کہ بعض موقہ پر وہ مظلوم مسلمانوں کی تائید
 کرنا چاہتے ہیں۔ تا ان کی ہمدردی حاصل کر سکیں۔ جیسا کہ وزیر اعظم
 اور وزیر ہند کی تقاریر سے ظاہر ہے۔ مگر اب حالات حاضرہ کے
 ماتحت جرات نہیں کر سکتے۔ یہ اس دیرینہ پالیسی کا ایک بدترین نتیجہ
 ہے۔ ہمارے نزدیک کسی قوم کے حقوق غصب کرنا ناپاک ترین جرم ہے
 ہندوؤں کے حقوق اپنی جگہ ہیں۔ مگر مسلمانوں کے مستقبل کے تعلق
 واضح فیصلہ کرنا۔ اور انہیں ہندو قوم کے رحم پر چھوڑنا اپنی غلطی سے
 بھی بڑی غلطی ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ اب بھی جلد سے جلد
 مسلمانوں کے مطالبات کو جو بالکل جائز اصول اور انصاف پر مبنی
 ہیں۔ منظور کرے۔ اور اس کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں یقین دلانے
 ورنہ حالات موجودہ حکومت کے لئے بھی کسی اچھے مستقبل کی
 امید نہیں دلا رہے۔

نہیں جس میں انہوں نے مسلمانوں کے مطالبات پورے کئے جانے پر
 حکومت کی سخت مخالفت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اگر قوم پرست ہندو
 اور سکھ مسلمانوں کے جائز مطالبات پورے کرنے کے خلاف حکومت
 کو سخت مخالفت کی دھمکی دے سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمان
 اپنے حقوق کا مطالبہ بھی پر زور طریق سے نہیں کر سکتے۔

زمینداران پنجاب کے مرض کی تحقیقات

آخر مقررہ زمینداران پنجاب کی حالت زار کی طرف بھی
 حکومت کو توجہ ہوئی۔ اور ریونیو ممبر حکومت پنجاب نے گزشتہ
 اجلاس کونسل میں ایک مجلس تحقیقات کے تقرر کا اعلان کیا۔ جو
 زمینداروں کے قرض میرٹھی کر سنی کی تدابیر پیش کرے گی۔ ریٹائر
 کیلورٹ کو اس مجلس کا صدر تجویز کیا گیا ہے۔ جو زمینداران پنجاب کی
 حالت کے بہترین ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ اور جن کے معلومات بہت وسیع
 ہیں۔ امید ہے۔ کہ ان کی راہ نمائی میں کمیٹی خوش اسلوبی کے ساتھ
 کام کر سکے گی۔ اور باسانی ایسے نتائج پر پہنچ جائے گی۔ جو زمینداروں
 کو قرض کے تباہ کردینے والے بار سے بچا سکیں گے۔ اور انہیں اپنی حالت
 کو درست کرنے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل بنا سکیں گے۔
 چونکہ زمینداروں کے ڈیڑھ ارب کے قریب قرض نے
 جس پر سالانہ بیس کروڑ کے قریب انہیں سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور
 آج کل کی کساد بازاری نے ان کی حالت نہایت ہی نازک بنا رکھی ہے
 اس لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی فوراً اپنا کام شروع
 کر دے۔

خدمات اور مدد کا اعتراف کیا۔ تو اس وقت ایسی کہا گیا۔ کہ احمدیوں
 نے روپیہ کے ذریعہ ان لوگوں کو خرید لیا ہے۔ اور اب جبکہ محض انسانی
 ہمدردی کی بنا پر اچھوتوں کو اقامت کی حمایت میں ہماری طرف سے آواز
 ملنے کی جارہی ہے۔ اور اچھوتوں کو اقامت کے سرکردہ لوگ اس کا اعتراف
 کر رہے ہیں۔ تو آریوں کی طرف سے ایک دام افتادہ شخص سے یہ کہلایا
 گیا ہے۔ کہ

"آدھرم منڈل ۱۹۲۶-۲۷ء میں قائم ہوا جب ایجنسی کمیشن
 کی تقرری کا اعلان کیا گیا تھا۔ سوامی شودر انند اس جماعت کے قائم
 کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے کمیٹیوں کو اطلاع دی۔ کہ
 روپیہ احمدیوں اور نادیاہیوں کے پاس سے آتا ہے" (دہلی اپریل)
 اچھوتوں کو اقامت کے لئے آدھرم منڈل پنجاب جو مفید
 خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ اور اسے جس قدر وسوخ حاصل ہے۔
 وہ ہندوؤں کو بھی معلوم ہے۔ اور اسی کو ذرا اٹل کرنے کے لئے اس کا
 قیام احمدیوں کے روپیہ پر تباہ کیا گیا ہے۔ لیکن اگر احمدیوں نے اچھوت
 اقوام کی بہتری اور ترقی کے لئے اتنا بڑا کام سر انجام دیا ہو۔ اور ایسا
 مفید منڈل تیار کرنے کے لئے روپیہ نہ لے ہو۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے
 اس سے یہی ثابت ہوگا۔ کہ احمدی دیگر ذرائع کے علاوہ مالی طور پر
 بھی اچھوتوں کو ترقی کرنے میں امداد دے رہے ہیں۔ لیکن
 حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے اپنے کام اتنے اخراجات چاہتے ہیں۔ کہ
 ان کا پورا کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ کجا یہ کہ ہر طرف ہم روپیہ کا سیلاب
 بہاتے پھریں۔

آسلی کے ہندو ممبروں کی حکومت کو دھمکی

آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اپنے حال کے اجلاس منعقدہ
 لاہور میں مسلمان ہندو کے مطالبات کے متعلق جو قرارداد پاس کی ہے
 اسے آسلی کے ہندو ممبروں نے اپنے ایک خاص جلسہ میں حکومت کے
 لئے دھمکی فراہم کی ہے ایک ریزولوشن پاس کیا ہے جس میں
 لکھا ہے:-
 "مسلمانوں کے سامنے حکومت کا ہتھیار ڈال دینا اور ان کے
 مطالبات منظور کر لینا ہندوؤں کی رضامندی کے بغیر۔ ان کے حقوق
 کی پامالی کے مترادف ہوگا۔ اگر حکومت نے ایک شوریدہ اور جنونی
 فریہ کے جو قوم پرستی اور حب الوطنی سے دست بردار ہو چکا ہے۔
 ناممکن اور نامناسب مطالبات تسلیم کر لئے۔ تو قوم پرست اور آئینی ذہنیت
 رکھنے والے ہندو اور سکھ اس کی زبردست مخالفت کریں گے۔"
 اول تو آل انڈیا مسلم کانفرنس نے کوئی دھمکی نہیں دی۔
 بلکہ اپنے مطالبات پورے کرانے پر زور دیا ہے۔ لیکن اگر اسے دھمکی
 بھی غرض کر لیا جائے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ یہ دھمکی اس علی کارروائی
 کے مقابلے میں کیا حقیقت رکھتی ہے۔ جو کانگریس موجودہ حکومت کو
 درہم برہم کرنے کے لئے کر رہی ہے۔ اور جس کے ساتھ آسلی کے
 ان ہندو اور سکھ ممبروں کی پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور جس کے
 سامنے ہتھیار ڈال دینے کے لئے ان کی طرف سے حکومت پر زور
 ڈالا جا رہا ہے۔
 علاوہ ان میں کیا ان ممبروں کا یہی اعلان حکومت کے لئے دھمکی

احمدیوں کا رویہ

جماعت احمدیہ اپنے امام کی ہدایات اور ارشادات کے ماتحت
 جس کام کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اس میں چونکہ جوش و خروش کے ساتھ
 خدمت گزاری اور فیض رسانی کے خیال سے نہمک ہوتی ہے۔ اس لئے
 خدا تاملے اسے غیر معمولی کامیابی بخشتا ہے۔ اور سجدہ و عقلمند
 شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے باوجود نہ ہی اختلاف کے
 جماعت احمدیہ کو اپنا حقیقی خیر خواہ اور ہمدرد قرار دیتے ہیں۔
 اس پر حاسد اور فتنہ پرداز لوگ جھوٹ یہ کہنا شروع کرتے
 ہیں۔ کہ احمدیوں نے روپیہ دے کر ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے
 یہ کتے ہونے وہ اس بات کو قطعاً قبول جاتے ہیں۔ یا ان کے ذہن میں یہ
 بات آہی نہیں سکتی۔ کہ سچی ہمدردی اور خیر خواہی بھی دنیا میں کوئی چیز
 ہے۔ اس میں بے حد خش ہے۔ اور یہی احمدیوں کی خدمات کے اعتراف
 کی طرف مصیبت زدہ لوگوں کو متوجہ کرتی ہے۔
 مسلمانان کشمیر نے جب کبھی طور پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی قالیقار

اچھوتوں کا ہندوؤں علیحدگی کا لبہ

ہندوؤں نے بے حد کوشش کی۔ کہ اچھوتوں کو اقامت کے چند
 لوگوں کو جو اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے ہندوؤں کے جال میں
 پھنسے ہوئے ہیں۔ آگے کر کے یہ شور مچاتے پھریں۔ کہ اچھوت ہندو
 ہیں۔ اور وہ ہندوؤں سے علیحدہ نیابت حاصل کرنا نہیں چاہتے۔
 لیکن فرسٹاؤ کمیٹی کے اجلاس لاہور میں آدھرم منڈل کے ذمہ
 جو یادداشت پیش کی۔ اس میں اس بات پر خاص زور دیا گیا۔ کہ اچھوت
 ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ لہذا انہیں ان کی آبادی کی بنا پر
 جداگانہ نیابت دی جائے۔
 اس کے علاوہ اس دن اچھوتوں نے ہندوؤں سے علیحدگی
 کے اظہار کے لئے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر شاندار مظاہرہ بھی
 کیا۔ اور جلسہ منعقد کر کے اسی مطلب کی قراردادیں پاس کی گئیں
 اس طرح ہندوؤں کے تمام کئے کرانے پر پانی پھیر دیا۔ اور حکومت
 پر ظاہر کر دیا۔ کہ اچھوت قطعاً ہندوؤں کے ساتھ رہنے کے لئے اور
 ان کی خاطر اپنے حقوق قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔

خطبہ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مومن کی نگاہ سربط ہونی چاہیے!

اجتہاد جماعت پورے ذرا اور ہمت سے تبلیغ کریں

از حضرت حلیقہ تیسرا لثانی اید اللہ لی نبصر العزیز

فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے سال کے شروع میں دوستوں کو نصیحت

کی تھی کہ آپس کے تنازعات و مشاکر آپس میں صلح اور محبت و الفت کی بنیاد قائم کریں۔ اور جن دوستوں نے کسی کا کوئی قصور کیا ہو یا نہ بھی کیا ہو۔ اور دوسرا غلط نہیں کیو جو سے ناراض ہو گیا ہو۔ تو اس کے معافی مانگ لیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری جماعت کے دوستوں کو اس نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ دیکھنا ہوں ہزار ہا دوستوں نے ان آیات میں آپس میں صلح کی۔ اور اس طرح

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن گئے۔

جس طرح ایک دفتر کا آدمی یا ایک تاجر کم سے کم سال کے بعد اپنے حسابات صاف کرتا ہے۔ اسی طرح اگر ہماری جماعت کے دوست بھی آپس کے حسابات صاف کرنا کریں۔ تو بہت سے نقص اور عیوب دور ہو سکتے ہیں ہم ہر سال بلکہ ہر ماہ اپنے قرضوں کی آمار تیار کر کے دیکھتے ہیں۔ اور جس شخص میں مشرانت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کے اس پر جو حقوق ہیں۔ انہیں ادا کرے مگر تعجب ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا قرض

ادا کرنے کا کوئی دن مقرر نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ اگر سالانہ حساب کیا جائے تو کسی ایسے قرضے ہو سکتے ہیں جنہیں ادا کرنے کی توفیق انسان کو مل سکتی ہے۔ مثلاً ہی ایک قرض ہے کہ لوگ آپس میں محبت سے رہیں اسے آمار کی توفیق پانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بسا اوقات عارضی جوش میں دو دوست لڑ پڑتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب ہم میں صلح نہیں ہو سکتی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ کیفیت دور ہو جاتی ہے۔ اور اگر پھر بھی وہ شرم کی وجہ سے صلح نہیں کرتے۔ لیکن خواہش ضرور ہوتی ہے کہ کاش کوئی درمیان میں پڑ کر صلح کرادے۔ بظاہر وہ لڑاؤ ہو رہتا ہے لیکن

دل محبت کے جذبات سے لبریز

ہوتے ہیں۔ اور انہیں دنیا پر شکوہ ہوتا ہے کہ کیوں کوئی ہماری صلح نہیں کر دیتا۔ پس اس قرض کی ادائیگی کوئی مشکل امر نہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے۔ جن کے دلوں میں بغض اور کینہ اس حد تک بھرا ہوا ہو کہ وہ

خدا تعالیٰ کی خشیت

کو ترک کر کے اس کے ذکر پر بھی صلح پر آمادہ نہ ہوں۔ لیکن چونکہ اس قرض کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی جاتی یہ جمع ہوتا رہتا ہے جس کی دل پر زنا

گناہ جاتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اور بھی بڑے بڑے قرضے ہیں جو آسانی سے ادا کئے جاسکتے ہیں۔ مگر انہیں کہ اس طرف توجہ نہیں کی جاتی۔

اسی سلسلہ میں دوستوں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ

مومن جو کس ہوتا ہے۔

اس کی نگاہ ایک ہی طرف نہیں۔ بلکہ چاروں طرف ہوتی ہے۔ مومن کو حکم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات حاصل کرے۔ اور اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی صفات

اسی رنگ میں انسان کے اندر پیدا نہیں ہو سکتیں جس طرح خدا تعالیٰ کی ہیں۔ لیکن تمام بزرگان دین اس بات پر متفق ہیں کہ اصل اسلام تخلیق ایا خلاق اللہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا۔ اور پھر اس پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ لیس کشتی شعی خدا تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں۔ پس ایک طرف تو یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اطلاق پیدا کرو۔ اور دوسری طرف یہ ارشاد ہے کہ خدا جیسی کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ اور ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی غلط نہیں کیونکہ ایک تو

خدا تعالیٰ کا کلام

ہے۔ اور دوسرے میں خدا تعالیٰ کے کلام کے مشابہ باتیں ہیں۔ اور اس صداقت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمایا ہے جب دونوں باتیں صحیح ہیں۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ کوئی درمیانی راہ

موجود ہے جس میں انسان خدا تعالیٰ کی مانند ہو بھی جاتے ہیں اور پھر نہیں بھی ہوتے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور میں بائیں آگے پیچھے اور پیچھے۔ ماضی حال مستقبل سب پر اس کی نظر ہے لیکن ہم تو بغیر آنکھوں کے دیکھ سکتے ہیں۔ اور نہ ہماری آنکھیں سب طرف دیکھ سکتی ہیں۔ ہاں ایک اور قسم کی آنکھیں ہیں جن سے ہم بھی ہر طرف دیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ

عقل کی آنکھیں

ہیں۔ ظاہری آنکھوں سے تو ہم تخلیق ایا خلاق اللہ پر عمل نہیں کر سکتے۔ مگر باطنی سے کر سکتے اور چاروں طرف دیکھ سکتے ہیں پھر جب ہم کوئی کام خواہ وہ اچھا ہو یا برا۔ اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر اسی میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ تو گویا خدا جیسا ہونے سے خود انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرح ہماری نظر سب طرف نہیں ہوتی لیکن جب کوئی اچھا کام کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے بھی غافل نہیں ہوتے۔ یہ نہیں کہ روزہ رکھا تو ذکر الہی چھوڑ دیا یا زکوٰۃ ادا کی۔ تو حج نہ کیا۔ یا اگر حج کو گئے۔ تو زکوٰۃ ادا نہ کی۔ بلکہ

دین کے مکان کی چاروں دیواروں

بناتے ہیں۔ تو اس وقت ہم تخلیق ایا خلاق اللہ پر عمل کرتے ہوئے چاروں طرف دیکھنے والے ہوتے ہیں۔ پس میں جماعت کو جب ایک کام کی نصیحت کرنا ہوں۔ تو اس سے یہ معنی نہیں چھوڑ دے گا کہ کام چھوڑ دے جائیں۔ اس سال ہماری جماعت کے

ایک غلطی

ہو رہی ہے۔ اور وہ یہ کہ تبلیغ کی طرف اتنی توجہ نہیں جتنی پچھلے سال تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس سال میں بعض اور امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ حالانکہ انہیں کرنے کے لئے کہنے سے میرا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ دوسرے چھوڑ دیئے جائیں۔ میں تخلیق و بااخلاق اللہ کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ جب ایک کام کرتا ہے تو دوسری طرف بھی اس کی توجہ ہوتی ہے میں مانتا ہوں کہ یہ

تربیت کا ایک اہم حصہ

ہے کہ ہم محبت سے رہیں۔ اور یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے متعلق جو خطبات پڑھے ہیں۔ وہ بھی ضروری ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہم اس

اہم چیز

دنیا کی ترقی اور نجات کا مدار

بے اثر ہے۔

بہت سے لوگ غفلت اور نادانی کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ تربیت تبلیغ سے زیادہ اہم ہے مگر یہ غلط ہے۔ تربیت دراصل انسان کے اپنے نفس سے تعلق رکھتی ہے۔ بگ تبلیغ میں دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص سچائی کو قبول کرے گا۔ تو اس کا زیادہ یا محض دوسروں کی باتیں ہونگی۔ ایک ناسلم سے دریافت کر دو۔

تو سچا ہو گا کہ اسے بہت سے لوگوں نے تبلیغ کی لیکن

تربیت کی خواہش

بہت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جس حد تک اسے ایک انسان اپنی تربیت خود کر سکتا ہے۔ دوسرے نہیں کر سکتے۔ دوسرے صرف ایک ڈھانچہ بنا کر دیتے ہیں۔ ایک برتن جیسا کرتے ہیں۔ لیکن اس میں کھنے پر تیار انسان کے اپنے اندر سے آتی ہے۔ تربیت کے احساسات ساری نیک باتوں کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ پس تربیت کے لئے دوسروں یا دولانا اتنا ضروری نہیں۔ جتنا تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ تبلیغ یہ ہے کہ اسے یقین دلا دیا جائے۔ کہ دنیا میں ایک سچا مذہب موجود ہے۔ جو نجات کی طرف سے جائیگا۔ اور جب وہ سچے مذہب میں داخل ہو جائے گا۔ تو

تربیت کا احساس

دو بخود پیدا ہونے لگیگا۔ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ تربیت تبلیغ سے زیادہ اہم ہے۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہو گا کہ جو زیادہ قابل ہیں۔ ان کی تربیت پہلے ہونی چاہیے۔ پھر کمزور تو رہ گئے۔ پھر قابلوں میں سے زیادہ قابلیت رکھنے والوں کو پہلے لیا جائیگا۔ اور پھر ان میں سے بھی زیادہ سوزن آدمی ملے۔ کہہ جائیں گے۔ اور اس طرح ہوتے ہوتے ہم

ایک آدمی پر

آجائیں گے۔ اور اس کی بھی پوری طرح تربیت نہ کر سکیں گے۔ آخر اسے بھی چھوڑ کر دنیا سے کنارہ کش ہو جائیگا۔ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ جو شخص سہارا نگاہ میں تربیت کے لئے بہترین ہو۔ وہ ناقص نظر۔ اور جسے ہم ناقص قرار دیکر علیحدہ کریں۔ وہ فی الحقیقت زیادہ قابل ہو۔ لیکن جب ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ تو گویا ایسے تلوپ تیار کرتے ہیں جن میں تربیت کا احساس موجود ہے۔ اور جتنے لوگ ہماری تبلیغ سے جماعت میں داخل ہوں گے۔ ان سب میں تربیت کا جذبہ موجود ہو گا

دوسرا امر

جو اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیے۔ یہ ہے کہ تربیت کبھی اکیلے نہیں ہو سکتی۔ انسان اپنے گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہوتا ہے۔ اس کے اعمال کا حصر ایمان پر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں ملا۔ کہ کتب رسل اور حشر نشر پر ایمان لائے۔ پھر اتنا ذرا نہیں دیا۔ اور یہاں تک کہ مار یا ہو۔ کہ ان پر ایمان لائے۔ وگرنہ نجات نہ پاسکو گے۔ ان باتوں پر ایمان لانے کا حکم دینے میں حکمت ہے۔ دراصل انسانی اعمال ایمان سے وابستہ ہیں۔ اور جب تک ایک انسان

ایمان میں کامل

ہو۔ اس کے اعمال درست نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تبلیغ تربیت سے مقدم ہے۔ جب تک ہمارے ہمارے گھر میں طاعون ہے۔ ہم کبھی امرات نہیں ہو سکتے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آدمی ہمارے گھر سے طاعون کو دور کریں۔ تاہم یہ آگے وہ تو بیچ جائیگا۔ لیکن جو خود ہی دو ایمان وغیرہ استعمال کرنے پر زور دیتا ہے۔ اور ہمارے گھر سے اسے دور کر کے کوشش نہیں کرتا۔ وہ

سر وقت خطرہ میں

ہے۔ تربیت پر بے فکر نہ رہنا چاہیے۔ مگر اتنا نہیں۔ کہ اسے تبلیغ سے زیادہ اہم قرار دیا جائے۔ اور جو ایسا کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے اس شخص کی جو ہمارے گھر سے طاعون دور کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ مگر خود دو ایمانوں کے استعمال پر زور دیتا ہے۔ تبلیغ بذات خود

تربیت کا بہترین ذریعہ

ہے۔ اس سے اپنے نفس کی بھی تربیت ہوتی ہے۔ اور گناہ ٹپتے ہیں اور اگر ہم تبلیغ کو بند کریں گے۔ تو گویا تربیت کے ذریعہ محدود کر لیں گے۔ تمام جماعتوں کو چاہیے

کہ زیادہ زور اور محنت سے تبلیغ شروع کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ جس کام کے کرنے کی نصیحت کی جائے۔ اسے شروع کر کے باقی چھوڑ دیئے جائیں۔ ہر امر کی طرف ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہیے۔ جیلج آدمی گھر میں سب ضروریات کو دیکھتا ہے۔ بیوی کا خیال کرتے ہوئے ماں باپ کو فراموش نہیں کرتا۔ اور ماں باپ کی طرف متوجہ ہو کر بیوی بچوں کو نہیں چھوڑ دیتا۔ اسی طرح

دین کی ساری ضرورتیں

ہر وقت اس کے پیش نظر رہنی چاہئیں۔ جب جا کر اس کے ایمان کی تمام چیزیں مکمل ہونگی۔ پس گزشتہ تین ماہ میں تبلیغ میں جو سستی ہوئی ہے۔ دوستوں کو چاہیے باقی نو ماہ میں خوب زور دیکر تبلیغ کی اس کی کو پورا کریں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ سب فیضان کی طرف ایک وقت میں توجہ کر کے مخلوق بااخلاق اللہ کے مصداق

بن سکیں۔

خطبہ ثانی میں فرمایا۔ بعض آداب ہوتے ہیں کئی بار سمجھایا بھی جاتا ہے۔ لیکن انسان بھول جاتا ہے۔ اور بعض نئے لوگ بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے پھر بتانا ہوں کہ

خطبہ کا وقت

اس وقت تک ہے جب تک امام مصلیٰ کی طرف نہ جائے۔ اور اس وقت میں بولنا یا اشارہ کرنا بھی منع ہے۔ اشارہ ضرورت کے وقت یعنی دوسرا اگر شریعت کے کسی حکم کو توڑ رہا ہو۔ تو اسے اشارہ سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ مگر بولنے کی اس صورت میں بھی اجازت نہیں۔

دوسرے سجدوں کے ذکر الہی یا دینی اور قومی امور کے متعلق گفتگو کے

ذاتی اور خانگی باتیں

ذکر فی چاہئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہمہی تویہ یا سبکی باتیں تو کر لیتے تھے۔ مگر ذاتی اور خانگی باتیں کرنا آپ کو سخت ناپسند تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے فرمایا۔ اگر کوئی مسجد میں سوا کرے۔ تو فنا اس میں برکت دے۔ یا کسی کی کوئی چیز ہار گم ہو جائے۔ اور وہ مسجد میں آکر اعلان کرے۔ تو خدا اس میں برکت دے۔ پس ایسا بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ مسجد میں ذاتی باتیں منع ہیں۔

ذوالفقار کے متعلق اعلان

جو طیارہ آئندہ نئے قوانین ذوالفقار حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں اور جن کا پہلے سے حلیفہ بنا اسے وظیفہ مقرر نہیں ہے۔ انہیں چاہیے کہ دفتر ذوالفقار سے درخواست ملے اور مقامی جماعت اعلیٰ کی سفارش کرے۔ اگر بہت جلد دفتر میں بھیجا دیں۔ اور مئی ۱۹۳۲ء تک درخواستیں آجانی چاہئیں۔ تا ان کے وظیفہ کے متعلق حسب گنجائش غور کیا جائے۔

دو روز است دیتے وقت اس امر کو نظر رکھا جائے کہ ذوالفقار مدرسہ احمدیہ کی پانچویں اور دہائی سکول کی نویں کلاس کے بعد کالج تک کے طلباء کو دیتے جاسکتے ہیں۔ اس سے بچے کی کلاس کے طلباء کے لئے ذوالفقار نہیں مل سکیں گے۔ ایسے طلباء کی درخواست نہ آنی چاہیے۔ (ذوالفقار تعلیم و تربیت قادیان)

فضیلت اسلام

خدا کی محبت انسان سے

از روئے انجیل و قرآن

(۳۴)

اس سلسلہ مضمون کے گزشتہ نمبر میں یہ دکھایا گیا تھا کہ اسلام نے خدا تعالیٰ کی اپنے بندوں سے طبعی محبت کی کیا علامات بتائی ہیں۔ اب یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام نے شرعی محبت کی کیا علامتیں قرار دی ہیں۔

شرعی محبت کی علامات

(۱) خدا تعالیٰ نے گناہ معاف کر دینا فرمایا۔ یا قوما اجیبوا دعی اللہ و آمنوا بہ لیغفر لکم من ذنوبکم و یحکم من عذاب الیم (الاحقاف ۳۱) قل یحبنا ہی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقصروا من حصة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ هو الغفور الرحیم (الزمر آیت ۵۳)

(۲) بن بندوں سے خدا تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ ان پر شیطان کا تسلط نہیں ہوتا۔ فرمایا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان کفی بربک وکیلاً (ذی الکرسی ۶۵)

(۳) خدا تعالیٰ ان بندوں کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہے۔ فرمایا واذا سئلکم عبادی عنی فانی قریب اجیب عنہم عوۃ المراح اذا دعوا (البقرہ ۱۸۶) انہم لکن علیہم کے جسے تباہی سے دنیا میں بھی آنسو بہتا ہے اور انکی حاجات کو پر کرتا ہے۔ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولاً سدیداً لیسلم لکم اعمالکم و لیغفر لکم ذنوبکم و من ینصح اللہ و رسوله فقد فاز فوزاً عظیماً (الاحزاب ۷۱)

(۴) آنسو بہا کر دیا صراطِ شہادت دی جاتی ہے۔ فرمایا لیسلم البشیر فی الحیاة الدنیا و فی الآخرة (یونس ۶۲) خدا تعالیٰ ان سے بطور رحمت و نسیں مکالمہ فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اتنزل علیہم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا و البشیر و ابالیحیة الحق کنتم توعدون رحم اسجدہ ۱۰۶) انکی زندگی پاکیزہ ہو جاتی ہے یعنی ان سے کسی ہی نیکی صادر ہوتی ہے۔ صوم عمل

ما لحامس ذکر او انشی و هو مومن فلیتیند حیاة طیبہ (انجیل ۱۹) الذین جاہدوا فینا لنغنیہن من مملکتنا و نغنیہن من اللہ انہم لکنوا ہم الہی کے معارف پر آگاہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا لا یسئلہ الا مطہرون (آئہ ۷۷) ان و اطمینان قلب عطا کیا جاتا ہے۔ یا ایہذا نفس طمئنتہ (اصحی الی ریات راضیہ مرضیہ (العنبر) ۱۱) انکے

دشمنوں پر طمی۔ اخلاقی اور روحانی غلبہ دیا جاتا ہے فرمایا کتب اللہ کا غلبہ بن انار و رسولی (مجادلہ ۲۱) لیسئلک من ہدایک عن بئینة و یحی من حی عن بئینة (الانفال ۲۲) (۱۱) دنیا میں بھی ان کو لازوال عزت دی جاتی ہے۔ فرماید ان من علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم اممۃ و نجعلہم الراضین (المقصص) (۱۲) ان کی سحر انداز نظر پر تائید نصرت کی جاتی ہے فرمایا۔ انا لنغفر ذنوبنا و الذین آمنوا فی الحیاة الدنیا و یوم یقیم الا شہاد (الزمر ۵۱)

ان کے اعمال کا ثبوت کر بلکہ بے حساب بدلہ دیا جاتا ہے۔ صوم عمل صالحا من ذکر او انشی و هو مومن فادلما یدخلون الجنة یدوزقون فیہا بغیر حساب (الزمر ۷۰) من جاء بالحسنۃ قلنا عشر امثالہا (الانعام ۱۱۶) (۱۲) ان کو کثرت سے عظیم الشان امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے۔ عالم الغیب فلا ینظرون علی غیبہ احد الا من اتفضی من رسول (الہن ۲۲) یہ مولیٰ مولیٰ علامت ہے جو خدا کے محبوب بندوں میں علی حسب رتبہ پائی جاتی ہیں۔ اور قرآن مجید میں بکثرت اور مختلف پیرایوں میں ان کا ذکر ہے تا انسان ان کو دیکھ کر خدا کی محبت پر مطمئن ہو سکے۔ سکر انجیل قرآن پاک کے اس بیان کا سوال حصہ بھی پیش نہیں کر سکتی۔

خدا کن سے محبت کرتا ہے؟

قرآن مجید سو نماں ہے کہ خدا تعالیٰ کی طبعی محبت تو سب مخلوقات مومن و کافر سے ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واللہ یدعی الی دار السلام و یخیر من یشاء الی صراط مستقیم (یونس ۲۵) کہ خدا تعالیٰ سب انسانوں کو سلامت ہی اور امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اور جو چاہتے ہیں انہیں یہ سہارے راستے کی ہدایت فرماتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کی محبت کا تقاضا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ اللہ ہو یکبیدی و لیغفر ذنوبہم و یرزقہم (الزمر ۱۳) اسی نے پیدا کیا ہے۔ اور جسی دوبارہ پیدا کر گیا۔ اور وہ بہت بخشنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔ عربی لغت میں الودود کے معنی لکھے ہیں اکثر الحب (المنجد) الغرض اللہ تعالیٰ کی طبعی محبت میں تو سب شریک ہیں لیکن شرعی محبت کن کے لئے ہے۔ ۱۹ کے متعلق بھی قرآن مجید نہایت تفصیل سے بتلاتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسخون سے محبت کرتا ہے۔ (البقرہ ۱۹۶) توبہ کرتی والے اور پاکیزہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ (البقرہ ۲۲۳) انصاف کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔ (المائدہ ۴۲) نیکی کاروں سے محبت کرتا ہے۔ (الاعراف ۱۹۶) متقیوں سے پیار کرتا ہے۔ (توبہ ۳) اور پھر ان سے محبت کرتا ہے۔ جو اپنے مال اور اپنی جان سے اسکی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ (الصفت ۴) اور انکو بالمتقابل حد سے تجاوز کرنے والوں (بقرہ ۱۹۱) اور گنہگاروں اور اعراب سے گناہ کرنے والوں (بقرہ ۲۷۷) منکروں (آل عمران ۳۲) ظالموں (آل عمران ۵۷) فاسق گنہگاروں (النساء ۱۰۸) مشرکوں (مائدہ ۶۴) اشراف کرنے والوں (اعراف ۳۱) سرکشوں (المقصص ۷۶) اور حکم فرما کرنے والوں (لقمان ۱۸) سے پیار نہیں کرتا ہے۔

قرآن مجید میں اس تفصیل کے دینے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کی شرعی محبت کا اہل ثابت کرے۔ اس میں یہ تفصیل کیا گیا؟ گناہ کی معافی اور انجیل و قرآن مجید پاوری صاحبان گناہوں کی معافی کے مسئلہ کو خدا کی محبت کے لئے بطور علی ثبوت پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ انسان گنہگار تھا اور اس کو سزا کا مٹا ضروری تھا۔ لیکن خدا نے ازراہ محبت اپنا اکلوتا بیجا تارہ انسانوں کے گناہ اٹھائے اور ان کی جگہ خود سزا یا سب مہربانیاں قطع نظر اس سے کہ اس عقیدہ سے خدا کا رحم نہیں۔ بلکہ ظلم ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو سزا دی۔ اور عدل کو بھی توڑا۔ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس عقیدہ کے قائلین درحقیقت گناہ کی حقیقت پر غور نہیں کرتے۔ گناہ ایک قلبی کیفیت ہے۔ وہ ایک سانگ ہے۔ جو روح قلب پر سیاہ داغ بن جاتا ہے۔ اور اندر سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کو کسی کی موت یا قتل سے کیا تعلق؟ اور دوسرا شخص اس کو کس طرح اٹھا سکتا ہے ہر گنہگار کو خود اپنی موت سے اس گناہ کو دھونڈنا پڑتا ہے۔ اور وہ موت ہی تو ہے۔ عقل کہتی ہے کہ اگر گناہ انسان کے اندر سے پیدا ہوتا ہے تو اس زہر کا تریاق بھی اسی کے اندر ہونا چاہیے۔ اور یہی واقعہ بھی ہے۔ پس کوئی کسی کا گناہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ لا تزدونہ و زرا انخری ان خدا تعالیٰ بندہ کی سچی تبدیلی پر اس گناہ کو دور کر دیتا ہے۔ اور انسان کو سزا نہیں ملتی۔ گناہ کے بعد عدل اور رحم کے لحاظ سے دوسری صورتیں ہیں۔ یا تو گنہگار کو ضروری سزا دی جائے یا پھر اس کو معاف کر دیا جائے۔ عیسائیت بلا صلیبی موت معافی کی قائل نہیں۔ اور اسلام کہتا ہے کہ خدا مالک ہے۔ اس کا رحم اس کے غضب پر غالب ہے۔ اس لئے وہ گنہگار کو بغیر کسی خارجی عرصہ یا کسی کی صلیبی موت سے ہی بخش دیتا ہے۔ بشرطیکہ انسان پاک تبدیلی کرے۔ اور اس تبدیلی کے لئے بھی خدا نے بہت سے محرک پیدا کر رکھے ہیں۔ عیسائیت کہتی ہے کہ بت اور پیر کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائے گا۔ مگر جو کفر نہ جسے حق میں ہو۔ معاف نہ کیا جائیگا۔ (متی ۲۳) اسلام کہتا ہے کہ میرے بندوں نے اپنی جاؤں پر ظلم کیا ہے۔ خدا کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ خدا سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (الزمر ۵۳) اسی فرق کے ماتحت عیسائیت فرقہ کو ہمیشہ ہمیش کے لئے تباہی ہے۔ مگر اسلام اسے ہسپتال یا تربیت گاہ کے طور پر گنہگاروں کا عارضی کھانا قرار دیتا ہے۔ گویا از روئے اسلام بند گناہ بھی گنہگار ہو۔ رحمت الہی اس کی دستگیری فرماتی ہے اگر وہ دنیا میں اسکی طرف رجعت ہے۔ تو ہر لمحہ اور ہر حالت میں اپنے آپ کو رحمت خدا کی کی آغوش میں پناہ سکتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی سرکشی اور لغیظی پر ہی سسر اور اپنی قلبی کیفیت کو بدلنا چاہے۔ تو دوسرے جہاں میں رحمت کے وسیع دامن میں آ جاویگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل دوزخ ایک لے عرصت تک دوزخ میں رہینگے۔ (البنا ۲۳) اور وہ ان کے لئے ہمیشہ رہاں ہوگی۔ بلکہ طرہ تریق کے (القادر ۹) لیکن چونکہ میں نے بندوں پر رحمت کر لیکو فرض کر لیا ہے۔ (الانعام ۱۲) اور میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے۔ (یونس ۱۰۶)

اس سلسلہ مضمون کے گزشتہ نمبر میں یہ دکھایا گیا تھا کہ اسلام نے خدا تعالیٰ کی اپنے بندوں سے طبعی محبت کی کیا علامات بتائی ہیں۔ اب یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام نے شرعی محبت کی کیا علامتیں قرار دی ہیں۔

جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب مرحوم کے حالات زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والد مکرم جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب مرحوم بتاريخ ۱۲ مارچ ۱۹۳۲ء بعد از نماز فجر اپنے وطن میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔

آپ ۱۸۷۸ء میں بمقام فوج بہادر ضلع راولپنڈی پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب آپ کی پیدائش سے صرف دس قبل رحلت فرما چکے تھے۔ آپ کو ابتدائی تعلیم آپ کی والدہ صاحبہ نے دلائی۔ پرائمری میں آپ نے مسکری ذیلیقہ حاصل کیا۔ وہاں سے وزٹیکر ٹرل پاس کر کے لاہور کے ڈرنری کالج میں داخل ہو گئے۔ اتفاق سے آپ کے ہم جماعتوں میں کرمی سید غلام حسین صاحب حال ڈرنری سپرنٹنڈنٹ ٹیچنگ ڈرنری منگھری بھی تھے۔ جن کو اس وقت احمدی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ والد صاحب سنا تے۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر یہ امتحان میں مجھ سے بڑے گئے تو میں سمجھ لوں گا کہ واقعی احمدیت میں صداقت ہے۔ بعد چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سید صاحب موصوف نے نہ صرف آپ سے زیادہ نمبر لے بلکہ جماعت میں بھی اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے۔ اس واقعہ سے والد صاحب کے دل میں احمدیت کا احترام پیدا ہو گیا۔

کالج سے فراغت پا کر آپ جیکوال میں ڈرنری اسٹنٹ لگا گئے وہاں پر آپ نے سلسلہ کالریج دیکھنا شروع کیا۔ اور طبیعت احمدیت کی طرف راغب ہونے لگی۔ دوران قیام میں ایک مولوی نور احمد صاحب نے آپ کو تبلیغ سلسلہ شروع کی۔ انہی ایام میں ریزبانہ حضرت خلیفۃ الاولیاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ابید اللہ جیکوال تشریف لے گئے وہاں پر مولوی کرم دین مشہور مفتاح سلسلہ احمدیہ اور اس کے رفقاء نے حضور کو ایسا پوسٹا کی بے حد کوشش کی۔ والد صاحب کو اس وقت غیر احمدی تھے مگر آپ حضرت صاحب کی کارٹی کے ساتھ ساتھ رہے اور تقاضا کو اپنی شرارت میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

تھوڑے عرصے بعد یعنی فروری ۱۹۰۸ء میں آپ نے بدر خط بیعت کی۔ اور سنی میں آپ اپنی دفعہ قادیان تشریف لائے بیعت کے بعد تمام رشتہ داروں نے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ اور آپ کا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ لیکن آپ نے ان باتوں کی مطلقاً پرواہ نہ کی۔ اور اپنے ایمان میں پلے سے کسی زیادہ مضبوط ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو احمدیت کی

صداقت میں میسوں نشانات دکھائے۔

جنگ عظیم کے شروع میں آپ بعہدہ جمہور انگریزی افواج کے ہمراہ ایران تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ نے وہاں پر آپ کو ہر قسم کی تکلیف اور دکھ سے محفوظ رکھا اور سلسلہ حقہ کی تبلیغ کا شاندار موقعہ دیا۔ جنگ کے اختتام پر جب آپ قادیان واپس تشریف لائے تو ایک علیانی کو بھی حلقہ بگوش احمدیت کر کے ساتھ لائے۔

جنگ کے بعد آپ کو محکمہ سول میں منتقل کر دیا گیا۔ او آپ مختلف مقامات پر رد کر خوشاب تبدیل کر دئے گئے۔ جہاں پر آپ نے مقامی جماعت احمدیہ کا بہت سا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اس کو بہت شوق سے سرانجام دینے لگے۔ ان ایام کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے آپ جلسہ لانہ پر تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حقہ چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا کہ جو لوگ ہم سال سے کم عمر کے ہیں۔ وہ حقہ حقہ نوشی ترک کر دیں۔ گو آپ کی عمر چالیس سال سے زیا تھی۔ تاہم آپ نے ایک لحظہ حقہ ترک کر دیا۔ انہی دنوں میں وہاں طاعون کا بہت زور ہوا۔ تمام لوگ شہر سے بھاگ گئے اور روزانہ کئی موقعیں ہونے لگیں۔ ایک ہندو کنبہ نے والد صاحب کے سپتال میں بد میں خیال پناہ لی۔ کہ بے احمدی میں اور یہاں طاعون نہیں آئیگی۔ اور خداوند تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھا۔ اپنی قدرت نمائی کا نشان دکھایا۔ خوشاب سے آپ کی تبدیلی یعنی خلیفہ میانوالی میں ہو گئی۔ وہاں پر بھی آپ نے تبلیغ احمدیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور ملاقاتی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا پیغام پہنچاتے رہے۔ شہر کے رؤساء میں سے ایک نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ یہاں احمدیت کی تبلیغ نہ کیا کریں۔ ورنہ یہاں کے وحشی لوگ آپ کی لگا بونی کر دیں گے۔ لیکن والد صاحب نے کہا کہ یہاں کے باشندے مجھے مار ڈالیں گے تو اس سے بڑھ کر میری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے کہ میں خداوند تعالیٰ کے مسیح کے مدد سے اپنی جان قربان کر کے شہیدوں میں نام لکھاؤں۔ غرض آپ نے اس دھمکی کو پرہیزگار کے برابر بھی وقعت نہ دی۔ اور اپنے حلقہ تبلیغ کو اور زیادہ وسیع کر دیا۔ تیموریہ ہوا کہ بہت سے لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ ایک رئیس ذیشان اللہ خان صاحب مرحوم نے خفیہ طور پر بیعت کی۔

آپ طبیخی خیل میں تقریباً سات سال تک رہے۔ اور ان میں تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ یہاں پر آپ اکثر برحکضہ عرب میں بجا رنہ نمونیا بیمار ہو گئے اور بجائی صحت کے بعد ایک سال کی رخصت لے کر قادیان آ گئے۔ ڈاکٹری تشخیص سے معلوم ہوا کہ بیماری *mayoclas dited* میں تبدیل ہو چکی ہے۔ باوجود بہت بیمار ہونے کے آپ لوکل میسوں کے لئے دعویٰ چندہ کا کام سرانجام دیتے رہے۔ رخصت کے اختتام پر آپ کو داؤد خیل میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس کے شروع میں میرے بڑے بھائی محمد فضل صاحب جو کہ اسلامیہ کالج لاہور میں بی۔ اے میں پڑھتے تھے بجا رنہ تیمرقی بیمار ہو کر ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ اس سمدہ جانا کاہ نے والد صاحب کو بہت مضمحل کر دیا جس سمدہ انتقال سے آپ نے اسے برداشت کیا وہ حیرت انگیز تھا مگر اسی سمدہ سے آپ کی صحت پر بہت تاثر پڑا۔ آپ اپنے عزیز و ملائ کا اظہار نہ فرماتے مگر اس واقعہ نے آپ کو اندر ہی اندر گھلا دیا۔ چند ماہ بعد یعنی اداکل ۱۹۰۸ء میں آپ پیشی نے کر قادیان آ گئے۔ یہاں آ کر آپ نے مقامی خدمات میں بہت حصہ لینا شروع کر دیا۔ اور جلسہ لانہ سکنہ م پر باوجود بیماری اور منع کے مہمانوں کی خدمت کے لئے جوانوں کی طرح کام کرتے رہے۔ جلد کے اختتام پر آپ وطن تشریف لے گئے۔ تاکہ زمین وغیرہ کا بندوبست کریں۔ لیکن عمر نے وفات کی اور ۲۲ مارچ کو آپ داعی اجل کو بیگ کہہ کر خالق تعالیٰ سے جملے۔

آپ کی عمر بھر ہی خواہش رہی کہ آپ قادیان میں رہیں چنانچہ اپنا مکان میں بنا لیا تھا اور اہل دیال عموماً ہمیں رکھے جاتے تھے) اور قادیان کی سرزمین میں ہی دفن ہوں۔ آپ نے اپنی وفات سے چند گھنٹہ قبل والد صاحب سے فرمایا کہ میرے کفن میں سے بہت دور ہے۔ تم شاید مجھے وہاں نہ پہنچا سکو۔ مجھے اپنے گھر کے اندر ہی دفن کر دینا۔ تاکہ مخالفت میری قبر کو احمدی کی قبر سمجھ کر رکھو کریں نہ مارا کریں۔ والد صاحب نے فرمایا میرا آپ سے یہ عہد ہے۔ کہ آپ کو وفات کے بعد اپنے محبوب کے دیار میں پہنچاؤں گی۔ آپ اس کا کوئی فکر نہ کریں۔ چنانچہ والد صاحب نے ایسا ہی کیا۔ لاش کو بڈریس لاری قادیان لائیں۔ اگرچہ غیر احمدی رشتہ داروں نے سخت مخالفت کی مگر والد صاحب نے کچھ پرواہ نہ کی اور جو مدعا کیا تھا۔ اس کو نہایت دلیری اور مردانہ جرأت سے باوجود بے ہمتی مانی تنگی کے کافی روپیہ خرچ کر کے لہرا کیا۔ آپ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ کو احمدیت کی تبلیغ کا جنون تھا۔ اچھے بیٹھے چلتے پھرتے ہی شغل تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے کاموں میں خوشی سے حصہ لینے یہ بات آپ کی طبیعت میں داخل تھی کہ آپ احمدی جماعت کے ہر بچے کو اپنے بچے کی طرح

آپ کی طبیعت میں خواہش تھی کہ آپ قادیان میں رہیں۔ اور اس میں تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ یہاں پر آپ اکثر برحکضہ عرب میں بجا رنہ نمونیا بیمار ہو گئے اور بجائی صحت کے بعد ایک سال کی رخصت لے کر قادیان آ گئے۔ ڈاکٹری تشخیص سے معلوم ہوا کہ بیماری *mayoclas dited* میں تبدیل ہو چکی ہے۔ باوجود بہت بیمار ہونے کے آپ لوکل میسوں کے لئے دعویٰ چندہ کا کام سرانجام دیتے رہے۔ رخصت کے اختتام پر آپ کو داؤد خیل میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس کے شروع میں میرے بڑے بھائی محمد فضل صاحب جو کہ اسلامیہ کالج لاہور میں بی۔ اے میں پڑھتے تھے بجا رنہ تیمرقی بیمار ہو کر ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ اس سمدہ جانا کاہ نے والد صاحب کو بہت مضمحل کر دیا جس سمدہ انتقال سے آپ نے اسے برداشت کیا وہ حیرت انگیز تھا مگر اسی سمدہ سے آپ کی صحت پر بہت تاثر پڑا۔ آپ اپنے عزیز و ملائ کا اظہار نہ فرماتے مگر اس واقعہ نے آپ کو اندر ہی اندر گھلا دیا۔ چند ماہ بعد یعنی اداکل ۱۹۰۸ء میں آپ پیشی نے کر قادیان آ گئے۔ یہاں آ کر آپ نے مقامی خدمات میں بہت حصہ لینا شروع کر دیا۔ اور جلسہ لانہ سکنہ م پر باوجود بیماری اور منع کے مہمانوں کی خدمت کے لئے جوانوں کی طرح کام کرتے رہے۔ جلد کے اختتام پر آپ وطن تشریف لے گئے۔ تاکہ زمین وغیرہ کا بندوبست کریں۔ لیکن عمر نے وفات کی اور ۲۲ مارچ کو آپ داعی اجل کو بیگ کہہ کر خالق تعالیٰ سے جملے۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں شیعوں کو اجڑیوں کے مقابلہ میں شکست

شیعہ مدرسہ انوار عظیمین کھنڈو کا جلسہ ۲۲ تا ۲۴ مارچ کو ڈیرہ اسماعیل خاں میں زیر صدارت راجہ صاحب محمود آباد منعقد ہوا تھا۔ مگر راجہ صاحب موصوف تشریف نہ لاسکے اکثر شیعہ علماء ڈیرہ میں تاریخ مقررہ پر پہنچ گئے۔ اور اپنا جلسہ شروع کر دیا۔ جس میں انہوں نے صاحب کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف تقریریں کیں ہماری طرف سے ایک خط شیعہ انجمن کے سکریٹری صاحب کو بد میں مضمون بھیجا گیا۔ کہ کیا آپ کے جلسہ میں کوئی سوال کر سکتا ہے۔ جواب ملا۔ ہمارے مولوی صاحبان کی تشنگاہ پر اپنی تسلی کر سکتے ہو۔ ۲۱ مارچ کو شیعہ مولوی فضل علی کلہ پیکر ختم نبوت پر کھڑا ہوا۔ ہم حیران تھے کہ وہ کونسی آیات قرآنی یا احادیث اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کریں گے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مگر ہماری حیرت کا کوئی انتہا نہ رہی۔ جب یہ مولوی بجائے آیات قرآنی و احادیث پیش کرنے کے اور باوجود جناب مدد کے منع کرنے کے جھٹ احمدیت کے خلاف بدزبانی پر اتر آئے مولوی عبد الاحد صاحب احمدی مولوی قاضی نے جناب صدر سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ ہمیں اعتراضات کا جواب دینے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ پبلک پر دو نوراغ ظاہر ہو جائیں۔ مولوی صاحب کے یہ الفاظ سن کر صدر صاحب ابھی اسی پیش پیش میں تھے۔ کہ کیا جواب دیں۔ کہ اتنے میں شیعہ مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ یہ ہمارا تبلیغی جلسہ ہے۔ اس لئے اس جلسہ میں ہم آپ کو ہرگز بولنے نہیں دیں گے اگر کسی کو کوئی اعتراض کرنے کی خواہش ہو تو وہ ہمارے پاس ہمارے مکان پر آسکتا ہے۔ یہ الفاظ سننے ہی پبلک پر شیعہ علماء کی علییت ظاہر ہو گئی۔

شیعوں کا جلسہ برجواست ہوتے ہی۔ احمدیوں نے تمام لوگوں کے سامنے جو جلسہ گاہ سے اٹھ آئے تھے شیعہ مولوی کے پھر اور بے فیاد اعتراضات کے جواب دئے اور کثرت سے ختم نبوت کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ پبلک کی خواہش اور اصرار پر ہماری جانب سے بھی اسی شب کو احاطہ محمد اعظم خاں میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ جس میں لوگ بکثرت حریک ہوئے۔ مولوی عبد الاحد

صاحب مولوی قاضی نے صحابہ کرام کی تعریف اور ان کے پاکباز ہونے کا ثبوت قرآن شریف و احادیث کے علاوہ شیعہ اصحاب کی مستند کتب سے بھی دیا۔ ختم نبوت پر عالمانہ تقریر کرتے ہوئے۔ شیعہ مولوی کے بے فیاد اور لچر اعتراضات کا ذوق نہ رکھ کر جواب دیا۔ مولوی صاحب کی تقریر پر ۱۲ بجے تک جاری رہی اور بعد میں کثرت سے احمدیت کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

شیعہ اصحاب کو جب اس جلسہ کی خبر ہوئی اور لوگوں کو ان اعتراضات کا جو ہماری جانب سے شیعہ مذہب پر ان کی اپنی مستند کتب سے کئے گئے پڑھا کرتے دیکھا۔ تو وہ بہت ہی تادم ہوئے۔ اور پھر بار بار احمدیوں کے مطالبہ مناظرہ نے انہیں اور بھی شرمندہ کر دیا۔

پبلک نے ہی خواہش ظاہر کی۔ کہ ضرور تبادلہ خیالات ہو۔ اس سے شیعہ مذہب میں کھلبلی مچ گئی۔ اور باوجود اس کے کہ ان کے تمام سپہ دوستان کے علماء اور چوٹی کے علماء موجود تھے۔ پھر بھی کوئی سرد میدان بیٹھنے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ ادھر پبلک نے بھی اپنے مطالبہ کے پورا کرنے پر اصرار کیا۔ آخر ایک نوجوان شیعہ طالب علم کو کھڑا کر کے کہا کہ یہ احمدیوں کا وکیل ہے۔ اور اس کے مقابل میں ایک شیعہ عالم کو کھڑا کر دیا۔ اور کہا ان دونوں کے درمیان وفات سچ پر مناظرہ ہوتا ہے۔ یہ دیکھ کر لوگ اور بھی حیرت میں پڑ گئے۔ کہ پبلک کی خواہش مناظرہ فقیر کے کھیل سے کس طرح پورا کیا جا رہا ہے۔ جب اس طالب علم نے باوجود کم علم و کم عمر اور شیعہ ہونے کے احمدیوں سے سنے ہوئے اعتراضات شیعہ شیخ پر شیعہ عالم پر کرنے شروع کئے۔ تو شیعہ عالم سر اٹھ کر ہونگیا۔ کبھی پانی پینے کو ناگتا۔ کبھی شیعہ حضرات سے بار بار صلوات پڑھنے کا مطالبہ کرتا۔ پھر کبھی یہ کہتا۔ کہ کھنڈو میں اکثر لوگوں کو دکھ لگا رہتا ہے مگر ڈیرہ میں معلوم ہوا۔ کہ یہاں کے لوگ بھی دکھ سے محروم نہیں کیونکہ وہ صلوات بار بار اور باواز بلند نہیں پڑھتے۔ جب پبلک نے یہ حالت دیکھی کہ ادھر تو شیعہ احمدیوں سے مناظرہ کرنے سے بھاگ گئے۔ اور ادھر اپنے ایک شیعہ لڑکے کو جو احمدیوں کے سے ہوئے دلائل دہرا رہا ہے۔ جواب نہیں دے سکتے۔ اور دقت لگتے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو لوگوں نے سر میدان اس بات کا اقرار کیا کہ آج احمدیوں کو زبردست فتح ہوئی ہے۔ اور شیعہ کو اپنے ہاتھ سے وہ ذلت اٹھانی پڑی جس کا اندازہ بھی لگایا نہیں جا سکتا۔

اس کے بعد ہمارے جلسے ہوئے اور لوگوں نے نہایت دلچسپی سے لیکر سنے۔ میں شیعہ اصحاب نے بیعت کی اور سلسلہ

عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ شیعہ کو احمدیوں کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانے کے علاوہ خدا تعالیٰ کا ایک تہری نشان بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ اور وہ اس طرح کہ ان کی شیخ پر ہی ان کے ایک بڑے کھنڈو عالم کو موت سے بھگتا رہا۔ اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ وہی شیخ جس پر احمدیت اور بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بدزبانی ہو رہی تھی مامم کرہ بن گئی۔ اور جلسہ درمجم برہم ہو گیا۔ ہمیں شیعہ مولوی صاحب کی اچانک اور ناگہانی موت کا از حد افسوس ہے۔

فاکار غلام محمد احمدی فاروق

احمدیہ کی تہی نہت کا اعتراف

اجاز نور انشان میں بچ پور کے ایک صاحب ہون کا نام تاج دین ہے۔ برادران اسلام کی توجہ کے قابل کے عنوان سے ایک اعلان شائع کرایا تھا۔ جس میں بائبل کے رو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کا مسلمانوں سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بدزبان خط ہمیں اپنے اس اعلان کی طرف توجہ دلائی۔ اور لکھا۔ کہ یہاں عیسائیوں سے مباحثات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہاں کے مسلمان پوری واقفیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ڈر ہے۔ کہ ان کے خیالات خراب نہ ہو جائیں۔ آپ کے پرچہ کی تعریف سنی جاتی ہے۔ آپ اگر جواب دیں۔ تو مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوگا۔

اس پر افضل میں دو مضمون بعنوان درباہیل سے رسول کریم کی صداقت کا ثبوت شائع کئے گئے۔ اور یہ پرچہ ان صاحب کو بوجہ دئے گئے۔ ان مضمین کو پڑھنے کے بعد انہوں نے ذیل کا خط ارسال کیا ہے

مؤبانہ گذارش ہے۔ کہ افضل نے جو عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب لاجواب دئے ہیں۔ واقعی ایسے زبردست ہیں۔ کہ عیسائیوں کے دل انہیں محسوس کر گئے ہیں ابھی تک ان سے کوئی جواب نہیں سن پڑا۔ اور نہ آئندہ امید ہے۔ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات دیکھتے ہوئے دل از حد مسرور ہوا۔ اور میں تعزیرت میں گرتے گرتے بچا

اب عیسائی صرف یہ کہتے ہیں کہ افضل نے نور انشان میں جو ایک بیوں شائع نہیں کرایا۔ میرے خیال میں یہ لغو بات ہے۔ خواہ کسی اخبار میں مضمون شائع ہوا اگر وہ جواب دے سکتے تو وہ نور انشان میں دے سکتے ہیں۔ فاکار تاج دین

مسلمانوں کے بچھڑنے کا

درد مند مسلمانوں کی سبیل

مظلوم مسلمانان پونچھ پہلے سے ہی کسی قسم کی مصیبتوں میں مبتلا تھے لیکن عرصہ تین ماہ سے جبکہ جنگ مسلم ایسوسی ایشن نے اپنی ۹۶ فیصدی آبادی کے لحاظ سے حقوق طلب کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ تو ہمارے ہمسایہ ہندو بھائیوں پر ناگوار گزرا۔ اور انہوں نے یہ کوشش شروع کر دی۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ اس جید جہد کو روک دیا جائے۔ چنانچہ ایسی جنگ مسلم ایسوسی ایشن نے صورت نشی مراسلات اور غلام فنانیدگی ریاست کے ہر گاؤں میں علاقہ دار ارسال کی ہوئی تھی اور درخواستیں علاقہ دار آئی شروع ہوئی تھیں کہ ہندو بھائیوں نے اس میں روکاوٹ پیدا کرنے کا انتظام شروع کر دیا۔ جو کھتری باہر علاقہ میں دوکانیں وغیرہ کرتے تھے۔ ان کو یہ للہع دی۔ کہ مسلمان تم کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ تم فوراً مچھاپنے مال و اسباب دال بیس سال شہر پونچھ آکر پناہ گزین ہو جاؤ۔ اور جب آؤ تو اپنے سکانات کو آگ لگا دو۔ تاکہ یہ الزام مسلمانان علاقہ پر لگایا جائے۔ آخر کار ایسا ہی انہوں نے کیا اور ہندوؤں نے حکومت کو سزا دیا اور خواتین اس قسم کی جھوٹی اور بے بنیاد دیں۔ کہ ہمارا اس قدر نقصان مسلمانوں نے کیا ہے۔ اور اجہرات میں بھی جھوٹے مضمرین شایع کرائے تاکہ دنیا کی نظروں میں مسلمانوں کو حقیر کہا جائے۔ اس کے بعد علاقہ میں حکومت نے ہندو متعصب افسروں کو تفتیش کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ وہ جب علاقہ جات میں گئے۔ تو دھڑ دھڑ چلے آئے اور سزا میں دینی شروع کر دیں۔ اور اسی طرح علاقہ سورت و نیند اور کھلیا میں قریب چار لاکھ کے جرمانہ کیا گیا۔ اور قریب تیس آدمی حوالہ شدگی گئے۔ اگر سخت سزائیں اور جرمانے کئے گئے۔ اور ان کی تمام جائیداد مال مویشی کو تباہ و برباد کر لیا گیا۔ مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مسلمانوں کے مکانوں میں جھگڑا کیا گیا۔ ان کے کھیتوں کے کھیت اجاڑ دیئے گئے۔ اور مسلمان اپنے گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں پناہ لگے ہوئے۔

پھر ان کی بربادی کے لئے تقریری پولیس کی چاچکیاں اور ایک تعانہ مقرر کیا گیا ہے۔ جسکے تنخواہ اور خرچ انہی مظلوم مسلمانوں سے لیا جائیگا۔ ہندو اصحاب نے محض ہندوستان کے ہندوؤں کو بھڑکانے کے لئے اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے کھنساظر اخبارات میں بالکل جھوٹی اور بے بنیاد خبریں شایع کرائیں۔ لیکن

یاد جو نامہ نگاروں کے کاغذات پڑھے جانے اور ضمانتیں بھی طلب ہونے کے حکومت نے کسی کو بھی کچھ نہیں کہا۔ اور نہ کسی سے کوئی آکیشن لیا۔ اور اب سب ہندوؤں نے شکستن کر کے ہندو ہما سجا کو تیار کیا ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ضرر دیکھا جائے۔ اور ان کو حصول مطالبات میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔

اب ہندو مسلمانان پونچھ کے حالات سنئے۔ جب نوجوان مسلمان نے قومی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ تو قومی غدار سر کرہ لیڈروں نے حکومت کے سامنے اپنی مطلب براری کے لئے انہیں بدنام کرنا شروع کیا۔ وہ ان مسلمان غداروں کو پہلے ہی جانتے تھے۔ کہ کبھی قوم کی صحیح رہنمائی نہیں کریں گے۔ اس لئے نوجوانان شہر نے قومی خدمت کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ لیکن وہ عزیز اور نادار ہیں۔ کوئی ان کی مدد کرنے والا نہیں۔ اور نہ ہی کوئی نیک مشورہ دینے والا ہے۔ ملازم مسلمانوں کو اپنی ملازمتوں کے ہاتھ سے جانے کا ڈر ہے۔ نوجوان مسلمانان پونچھ خاصکر انجن اسلامیہ پونچھ اور ہمدردان قوم سے التجا کرتے ہیں۔ کہ قوم کی ڈوبی ہوئی کشتی کے ناخدا بن کر اس کے پارنگانے میں امداد کریں۔ (نامہ نگار)

مظلومین علیٰ زمین پر کی حالت

آل انڈیا کشمیری کی طرف سے قابل قدر امداد

مظلومین کی طرح اپنے گھر و نکو و اس جاسکتے ہیں
جہلم ۳۱ مارچ خان بہادر شیخ رحیم بخش میر آل انڈیا کشمیری اور سید مبارک علی شاہ صاحب۔ ایم۔ ایل۔ سی مظلومین علاقہ کھڑی کے حالات دریافت کرنے کے لئے جہلم تشریف لائے وہ دن تک ان کے بیانات قلم بند کرتے رہے۔ اور ہر طرح سے تسلی ہی۔ تکمیل بیانات کے بعد مشر سلسبری۔ مشر جادوین اور مشر لائٹھر کے سامنے مندرجہ ذیل اٹھ نکات رکھ کر کہا کہ اگر حکومت ان باتوں پر عمل پیرا ہو جائے تو یہ لوگ واپس جاسکتے ہیں۔ (۱) عورتوں کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ (۲) عورتوں کی تماشائی زمانہ پولیس کے ذریعہ لی جائے (۳) اکثر مقدمات ہندوؤں نے باہمی سازش کے بعد دائر کئے ہیں اس لئے کسی ایسے مقدمہ کی سماعت نہ کی جائے۔ جسکی رپورٹ شروع سے ایک ہفتہ بعد کی گئی ہو۔ (۴) کوئی مال مسروقہ نہ سمجھا جائے جب تک کہ ابتدائی رپورٹ کی فہرست میں درج نہ ہو۔ (۵) اگر لوگ اپنی تکالیف کا اظہار کریں۔ یا انگریزی انتظام کے خواہشمند ہوں۔ تو اس بات کو جرم نہ قرار دیا جائیگا (۶) جن آفیسرز کے تشدد کی وجہ

سے یہ لوگ خانان برباد ہو رہے ہیں۔ انکی کارروائی کی تحقیقات کر کے مجرموں کو سزا دی جائے۔ (۷) جو مجسٹریٹ ان مقدمات کی سماعت کے لئے مقرر کئے جائیں۔ وہ برٹش علاقہ کے متعصب علیہم ہوں (۸) ریاست کو چاہیے۔ کہ ان لوگوں کی بے اطمینانی کا ازالہ کر کے رعایا کے دلوں میں تسلی اور طمانیت پیدا کرے۔ مسٹر سلسبری نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں ذمہ دار افسروں کے سامنے آپ کے نکات پیش کروں گا۔ ہر دو اصحاب نے ریلیف کمیٹی کے کام کا معائنہ فرمایا جو تکی بخش ثابت ہوا۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب میر آل انڈیا کشمیری نے ریلیف کمیٹی جہلم کو مبلغ پانصد روپیہ کا گرانڈ فنڈ عطا دیا۔ مخدوم اللہ احسن اللہ جزاء

آل انڈیا کشمیری کی طرف سے امداد
جہلم ۲۷ اپریل۔ آل انڈیا کشمیری کمیٹی کی طرف سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مظلومین علاقہ میر پور کی دیکھ بھال کے لئے یہاں تشریف لائے۔ آپ نے ان کی قیامگاہوں کا معائنہ فرمایا۔ اور تمام مظلومین کو تسلی دی کہ آل انڈیا کشمیری کمیٹی آپ لوگوں کی ہر قسم کی جائز امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ آل انڈیا کشمیری کمیٹی تب تک آپ لوگوں کا ساتھ دے گی جب تک کہ حکومت ان مظالم اور بے آسینوں کا ازالہ نہ کرے۔ جو مسلمانان کشمیر پر روا رکھی گئی ہیں۔ آپ نے آل انڈیا کشمیری کمیٹی کی طرف سے ریلیف فنڈ میں ٹھیکہ صدر پر معائنہ فرمایا۔ اور آئندہ امداد کا وعدہ بھی فرمایا۔ آپ اسی سلسلہ میں حکام بالا کے ساتھ ملاقات کرنے والے ہیں۔

چودھری رام چند صاحب ڈی۔ آئی۔ جی اپنی مسلم کش پالیسی کی وجہ سے جموں سے میر پور تبدیل ہوئے۔ لیکن آپ پرستور اپنی پالیسی کو چھل رہے ہیں۔ آپ کی بے وجہ گرفتاریوں اور ایذا رسانیوں سے تنگ آکر علاقہ کھڑی کے مسلمان قاتناں برباد ہو رہے ہیں۔ اور وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جب تک چودھری رام چند ڈی۔ آئی۔ جی جیسے متعصب حکام اس علاقہ میں موجود ہیں۔ ہم علاقہ میر پور میں نہیں رہ سکتے۔ غرضیکہ چودھری صاحب نے جو مظالم مسلمانوں پر روا رکھے ہیں۔ ان کا ازالہ کر دیا جائے۔ کہ لوگ گھر بار۔ مال مویشی اور اپنی بچی ہونی نصیبوں کو چھوڑ کر جلا وطن ہونے پر مجبور ہوئے۔ اس صورت حالات میں ایسے افسر کو بحال رکھنا خطرناک غلطی ہے۔ افسرین بالا کو چاہیے۔ کہ فوراً اس طرف توجہ کر کے چودھری صاحب مذکور کو تبدیل کریں۔ اور اپنی دور اندیشی و انصاف پسندی کا ثبوت دیں۔ ورنہ حالات زیادہ پیچیدہ ہو جائیں گے۔ (ناصر اوجہلم)

مظلومین کی امداد کے لئے روپیہ کی خدمت

آل انڈیا کشمیری کمیٹی مظلومین کی امداد کرنے میں نہایت سرگرمی سے مصروف ہے۔ ہر روز مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اپنے مظلوم اور تم رسیدہ بھائیوں

مظلومین کی خدمت کے لئے روپیہ کی خدمت

ہندوستان اور ممالک غیر

پنجاب فرینچ انٹرنیشنل کمیٹی نے مرکز کمیٹی کو جو یادداشت پیش کی ہے اس میں سفارش کی گئی ہے کہ کم از کم پانچ روپیہ تک مالیہ ادا کر نیوالوں اور کم سے کم چھ ایکڑ اراضی کاشت کرنے والوں کو حق رائے دہی دیدیا جائے۔ جو زمیندار دس روپیہ مالیہ ادا کرتے ہیں۔ ان کی بیویوں اور بیویوں کو بھی یہ حق دیا جائے۔ کمیٹی نے یہ اصول تسلیم کر لیا ہے کہ ہر قوم کے وڈروں کا تناسب آبادی کے تناسب کے مطابق ہونا چاہیے۔ لیکن بعض ممبروں میں کہ جائداد کو فرینچ انٹرنیشنل کمیٹی کا معیار بنا لیا جائے۔ اچھوتوں کے متعلق کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ چاہیں تو ہندوؤں کے ساتھ رہیں۔ اور چاہیں تو الگ ہو جائیں۔ پنجاب کے مختلف اضلاع کے اچھوتوں نے حال میں لاہور میں ایک جلسہ منعقد کر کے متفقہ طور پر قراردادیں دی ہیں۔ کہ وہ غیر مشروط طور پر جہاد کا نیا نیا مہم چاہتے ہیں۔ ہندوؤں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ ڈاکٹر سوہنجے نے مسز ارجا سے جو معاہدہ کیا ہے۔ وہ انہیں سرگرم منظور نہیں۔ کیونکہ ان کے حقیقی نمائندہ ڈاکٹر امجد کر ہیں۔ نہ کہ مسز ارجا۔

۱۲ اپریل کو فرینچ انٹرنیشنل کمیٹی کے ارکان دیہاتی دورہ کے لئے ایک گاؤں میں آگئے۔ جو لاہور سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے تاکہ دیہاتی علاقوں کے حالات پر مشاہدہ کر سکیں۔ گاؤں نہ کوہ میں جا کر ارکان نے دو سٹل پر دیہاتیوں سے گفتگو کی۔ اول حق رائے دہی کے لئے جائداد کا معیار اور دوسرے یہ کہ کون سی اقوام اچھوت اور پسماندہ سمجھی جاسکتی ہیں۔ کمیٹی کی لیڈری نے دیہاتی عورتوں سے انتخابی مسائل کے متعلق گفتگو کی۔ کمیٹی ارکان نے دیہاتیوں کے جوابات کی برہنگی اور معاملہ فہمی سے بے حد متاثر ہوئے۔

۱۲ اپریل کو اسمبلی کے اجلاس میں تعلقات ممالک خارجہ کے مسودہ قانون پر بحث ختم ہو گئی۔ اور یہ مسودہ اخبار کے مقابلہ میں آرٹائیس آرا کے کثرت سے منظور ہو گیا۔

۱۲ اپریل کو ایوانِ دیہان ریاست کا اجلاس دہلی میں ختم ہو گیا۔ ایوان نے اپنے چانسلر صاحب صاحب بھوپال کی خدمات کے اعتراف کی قرارداد منظور کی اور نئے چانسلر جام صاحب نواں نگر کو مبارک باد دی۔ وائسرائے نے اپنے تقرر میں دیہان ریاست کوئی پارٹی دی۔ دیہان ریاست

کی سٹیٹنگ کمیٹی کے لئے نواب صاحب بھوپال۔ مہاراجا جگن پٹیل۔ الور۔ دھولپور۔ بیکانیر۔ تھالاواڑ۔ راجہ صاحب پنا اور وائس ڈوٹنگ پور رکن منتخب ہوئے۔

جینیوا سے یکم اپریل کی خبر ہے کہ شکمائی میں چین و جاپان کے درمیان مصالحت کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ منقطع ہو گئی ہے۔ اور چین نے جمعیتہ اقوام کو اطلاع دی ہے کہ جاپانی جو کچھ واپس ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے صلح کا کوئی امکان نہیں۔ لیکن بعد کی اطلاعات سے پھر کچھ امید بندھتی نظر آتی ہے۔

دہلی سے ۳ مارچ کی خبر منظر ہے کہ اسمبلی کے ہندو ممبروں کی جو کانفرنس وہاں منعقد ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ لالہ رام سرن داس۔ ڈاکٹر سوہنجے۔ مسز رنگا آئر۔ سردار سنت سنگھ اور سمپورن سنگھ پر مشتمل ایک وفد جموں بھیجا جائے۔ جو وزیر اعظم سے ملاقات کر کے ریاست کے ہندوؤں اور سکھوں کی شکایات پیش کرے اور شورش کے ذمہ دار لیڈروں کی فوری سزا یا پناہ پر زور دے۔

اسی کانفرنس میں ایک ریزولوشن یہ پاس کیا گیا ہے کہ حکومت گاندھی جی اور دیگر کانگریسیوں کو فوراً رہا کر دے تاکہ اصلاحات کی ترویج کے سلسلہ میں کام کر سکیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مطلب کا ایک ریزولوشن بھی بہت جلد اسمبلی میں پیش کیا جائے والا ہے۔

بھرت پور سے ۳ اپریل کی خبر ہے کہ پولیس نے ایک قومی گاؤں پر چھاپہ مار کر کچھ کانفرنس اور ایک بم برآمد کیا۔ اسی سلسلہ میں دو ہندو گرفتار ہوئے ہیں جن میں سے ایک کی عمر تیس سال اور دوسرے کی پچاس سال ہے۔ مسز ڈنٹس پوٹین کے زیر اہتمام ۳ اپریل کو لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ اہلیا رائے حکومت کے سامنے گیارہ مطالبات پیش کیے ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ ہندوستانی زبان کو بھی انگریزی کی طرح لازمی قرار دیا جائے۔ صنعت و حرفت کو ترقی دینے اور بیکاری کے انسداد کے ذرائع پر غور کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔

آئرن لینڈ کی طرف سے مسز ڈی ولیر کے مطالبات نے حالات کو بہت پیچیدہ کر دیا ہے۔ لندن سے ۳ اپریل کو رائے نے اطلاع دی ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان گول میز کانفرنس کی تجویز زیر غور ہے۔ تا امتنازہ فیہ امور کا فیصلہ کیا جائے مارچ کے آخری ایام میں سکھوں کا گیا رحماں جتھہ جو ۲۵ افراد پر مشتمل تھا۔ ڈوسک کے لئے روانہ ہوا تھا۔ ۱۲ اپریل کی خبر ہے کہ اسے صلح گجرات کے علاقہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اسی جگہ سے میں ماخوذ ۸۵ کی اسی تاریخ کو ملتان جیل سے رہا کئے گئے ہیں۔

۲ اپریل کو وائسرائے دیہان ریاست سے ملاقات کر رہے تھے۔ کہ گھاس کے قلعہ پر جو خامیاں نصب تھیں۔ اس میں آگ لگ گئی۔ جو فوراً بجھا دی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بے احتیاطی سے جلتا ہوا سیگریٹ پینک دینے کا نتیجہ تھا۔

مختلف جہاز انڈینوں کی ایک کانفرنس حال میں برسٹل میں منعقد ہوئی ہے۔ جس نے فیصلہ کیا ہے کہ مسافروں کے کرایہ میں بیس فیصدی تخفیف کر دی جائے۔

کلکتہ سے ۲ اپریل کی اطلاع ہے کہ مادھو پور ریلوے سٹیشن پر ایک پولیس سب انسپکٹر نے ایک جگہانی سے دریافت کیا۔ کہ اس کے پاس جو ریلوے کی اس کا لائسنس اس کے پاس موجود ہے بجائے جواب دینے کے جگہانی نے اس پر فائر کر کے وہیں ہلاک کر ڈالا۔ اور بعد ازاں خود کشی کرنی۔ اس جگہ میں ایک مسافر بھی مجروح ہوا۔

کان پور سے ۱۲ اپریل کی خبر ہے کہ بعض ہندو دوکانداروں نے گاندھی ڈے کے سلسلے میں ہڑتال کی تھی جنہیں حکم دیا گیا کہ وہ اپنے مکانات اور کلاٹھ مارکیٹ گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں تا وہاں پولیس رکھی جاسکے۔

پشاور سے ۱۴ اپریل کی خبر ہے کہ ایک ہندوستانی مریض کی جان بچانے کے لئے میجر کوئلڈ سٹریچ سول سرجن نے اپنے بدن سے چالیس آؤنس خون لے کر اس کے جسم میں داخل کر دیا۔ کیونکہ اس مریض کی جان بچانی نہ جاسکتی تھی پٹنہ سے ۱۳ اپریل کی خبر ہے۔ کہ بھلوار کی کیمپ جیل میں دو سیاسی قیدیوں نے حکام جیل کو ناقص غذا دے جانے کی وجہ سے گالیاں دیں۔ ان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی ہو گئی تو دو سیاسی قیدیوں نے بغاوت کر دی۔ جیل کے کیمپ پر دھاوا کر دیا۔ ایک دارو اور کچھ ڈنڈر کو بری طرح زخمی کر ڈالا اس سے قبل عدل اور اس کا نواحی برطانوی علاقہ بھی پر ریزیڈنسی کے ماتحت تھا۔ لیکن ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ ۱۲ اپریل سے اس کو چیف کمشنری صوبہ بنا کر براہ راست کو جنرل باجلاس کونسل سے متعلق کر دیا گیا۔ ٹینٹ کرنل بی۔ آر۔ ریڈی ریزیڈنٹ اور کانڈرا چیف عدل اس کے پہلے چیف کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

فرینچ انٹرنیشنل کمیٹی میں شہادت دینے کے لئے ۱۲ اپریل کو عورتوں کا ایک وفد پیش ہوا۔ جس میں لیڈی مرشد القادری نے کہا۔ کہ پردہ عورتوں کے حق رائے دہندگی میں روک نہیں سکتا۔ اس کا ازالہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ عورتوں کے لئے جہاں لوگ سٹیشن مقرر کیے

اور لوگ سٹیشن مقرر کیے